شورش کاشمیریؒ

ظفر علی خاں کو ڈھونڈتا ہوں

گزشتہ ماہ اسلام آباد میں سرکاری سرپرستی میں ہونے والے علماء ومشائخ کنونشن کی روداد پڑھ کر آغا شورش کاشمیری مرحوم کی چالیس سال قبل لکھی ہوئی ایک نظم یاد آ گئی' جو انہوں نے ایسے ہی کسی اجتماع سے متاثر ہو کر کہی تھی۔ یہ نظم اسی تناظر میں پڑھی جائے۔ (مدیر)

عصا بدستوں کے لاؤ لشکر میں روحِ ایماں کو ڈھونڈتا ہوں
بتانِ اسلام کے جزیرے میں نورِ قرآں کو ڈھونڈتا ہوں
قلم کے پُر جوش معرکوں میں ظفر علی خاں کو ڈھونڈتا ہوں
ظفر علی خاں کو ڈھونڈتا ہوں

ظفر علی خاں کو ڈھونڈتا ہوں کہ ان عماموں کے پیچ کھولے
دنی نہادوں پہ طنز توڑے غلط مقاموں کے پیچ کھولے
یہ دیدہ و دل کی آرزو ہے کہ ان غلاموں کے پیچ کھولے
ظفر علی خاں کو ڈھونڈتا ہوں

یہ داڑھیوں کے سیاہ پھندے کہ ان پہ تقدیس نوحہ گر ہے
یہ پیٹ کے نابکار بندے کہ ان کا مسلک ہی سیم و زر ہے
انہیں زمیں دوز کر کے چھوڑے مرے وطن میں کوئی بشر ہے؟
ظفر علی خاں کو ڈھونڈتا ہوں

دلوں سے جوشِ جہاد غائب رہا' نہ ذوقِ جُنوں سروں میں
قبابدوشوں ،عمامہ پوشوں ،حرم فروشوں،صنم گروں میں
شراب خانہ کے مغبچوں میں قُمارخانہ کے دلبروں میں
ظفر علی خاں کو ڈھونڈتا ہوں

زبانِ اردو شریر لہجے کی مار پر مار کھا رہی ہے
فریب کو پر لگے ہوئے ہیں قضا کھڑی مسکرا رہی ہے
بڑے دنوں سے دلِ شکستہ میں آرزو لہلہا رہی ہے
ظفر علی خاں کو ڈھونڈتا ہوں

حنائی داڑھی ، سفید کرتا ، دراز چوغا ، عجیب مضموں
حدیثِ لیلیٰ ، فریبِ محمل ، سَرابِ ناقہ ، جدید مجنوں
نگاہیں جو کچھ بھی دیکھتی ہیں یہ جی میں آتا ہے صاف کہہ دوں
ظفر علی خاں کو ڈھونڈتا ہوں

یہ چلتے پھرتے سفید گنبد کہ جیسے دنیا و دیں کا لاشا
یہ لفظ و معنی کا دوغلہ پن کہ جیسے بازار میں تماشا
خدا میری سادگی کو سمجھے عجیب تر ہے یہ میری آشا
ظفر علی خاں کو ڈھونڈتا ہوں

وہ سامنے دو قدم پہ حوروں کے شوہروں کی برات نکلی
کہ ہم جسے دن سمجھ رہے تھے وہ ایک تاریک رات نکلی
خدا مرے ولولوں کا حافظ میری زباں سے یہ بات نکلی
ظفر علی خاں کو ڈھونڈتا ہوں

کہاں کے درویش میر وسلطاں کی چوکھٹوں کے غلام ہیں یہ
بقول اقبال تیغ جن میں کوئی نہیں وہ نیام ہیں یہ
نفس کے ہتھے چڑھے ہوئے ہیں رہِ مشیخت میں خام ہیں یہ
ظفر علی خاں کو ڈھونڈتا ہوں

مری صدا ہے کہ ان محلوں کے بیخ و بن بھی اکھاڑ ڈالے
مری دعا ہے کہ تیغ اسلام ان کے قبوں کو پھاڑ ڈالے
مری تمنا ہے ان فقیہوں کو دورِ حاضر پچھاڑ ڈالے
ظفر علی خاں کو ڈھونڈتا ہوں

جناب شورشؔ یہ واعظوں کا نگر ہے انساں نہیں ملے گا
ذرا سنبھل کر قدم اٹھانا کہیں بھی ایماں نہیں ملے گا
قلم کی تلوار لے کے نکلو ظفر علی خاں نہیں ملے گا
ظفر علی خاں کو ڈھونڈتا ہوں